# از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 24 جولائی 2000

**کانچیرلا مدھوسودھناراؤ**

**بنام**

**سٹیٹ آف آندھراپردیش**

[ایم۔ جگندھاراؤ اور ڈور یسوامی راجو، جسٹسز]

آندھراپردیش اراضی اصلاحات (سیلنگ آن ایگریکلچرل ہولڈنگز) ایکٹ، 1973:

**دفعہ 4A-اعلان کنندہ، ایک بڑا بیٹا، جس کے پاس حد سے زیادہ زمین ہے-اپنی ماں کے قبضے میں کمی کے خلاف دعوی کرنا- حکم ہوا کہ ،اعلان کنندہ اضافی زمین کو حوالے کرنے سے انکار نہیں کر سکتا-اور نہ ہی اس کی ماں کے قبضے میں کمی کے خلاف اضافی زمین کو الگ کیا جا سکتا ہے۔**

پی کے آر راجو بنام ریاست آندھراپردیش، (1980) 1 اے پی ایل جے 307، منظور شدہ۔

ایس پانڈیا بنام ریاست آندھراپردیش، (1979) 1 اے پی ایل جے 9، پہلے ہی مسترد ہو چکا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (C) نمبر 14890، سال 1999۔

سی آر پی نمبر 793، سال 1995 میں آندھراپردیش عدالت عالیہ کے 23.6.99 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے محترمہ کے امریشوری، جی وینکٹیش اور محترمہ آشا گوپالان نائر۔

جواب دہندہ کے لیے انیل کمار ٹنڈلے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ ایک خصوصی اجازت عرضی ہے جس کی ہدایت آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے سی آر پی 793، سال 1995 مورخہ 23.6.1999 کے فیصلے کے خلاف کی گئی ہے۔

یہ معاملہ آندھرا پردیش اراضی اصلاحات سیلنگ آن ایگریکلچرل ہولڈنگ ایکٹ، 1973 کی دفعہ 4A کی تشریح سے متعلق ہے۔ ہمارے سامنے درخواست گزار وہ زمیندار ہے جو دعوی کرتا ہے کہ اسے اپنے قبضے میں موجود اضافی زمین کو حوالے کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ ایک بڑا بیٹا ہے اور اس کی ماں کے پاس خاندانی ملکیت سے کم ملکیت ہے اور اس وجہ سے کہ اس کے قبضے میں کمی درخواست گزار کے قبضے میں اضافی سے زیادہ ہے۔

ایکٹ کی دفعہ 4A مندرجہ ذیل ہے:

"دفعہ 4 میں کسی بات کے باوجود، جہاں کسی فرد یا فرد کے، جو خاندانی اکائی کا رکن ہے، ایک یا ایک سے زیادہ بڑے بیٹے ہوں، یا کوئی ایسا بڑا بیٹا، یا تو خود یا خاندانی اکائی کے دوسرے اراکین کے ساتھ جس کا وہ رکن ہے، کوئی زمین نہیں رکھتا ہے یا چھت کے رقبے سے کم زمین رکھتا ہے، تو مذکورہ فرد یا خاندانی اکائی جس کا مذکورہ فرد رکن ہے، کی صورت میں چھت کا رقبہ، دفعہ 4 کے مطابق شمار کیا جائے گا، ایسے ہر بڑے بیٹے کے سلسلے میں اس طرح کے بڑے بیٹے یا خاندانی اکائی پر لاگو چھت کے رقبے کے برابر زمین کی حد سے بڑھایا جائے گا جس سے وہ رکن ہے، یا جیسا بھی معاملہ ہو، اس زمین کی حد سے جس سے اس بڑے بیٹے کے پاس زمین ہے یا اس بڑے بیٹے کے پاس زمین ہے۔"

مذکورہ بالا دفعہ کو اے پی ترمیم ایکٹ x، سال 1977 کے ذریعے شامل کیا گیا تھا۔ بل کے ساتھ منسلک مقصد اور وجوہات کا بیان مندرجہ ذیل ہے:

> " آندھرا پردیش اراضی اصلاحات (سیلنگ آن ایگریکلچرل ہولڈنگز) ایکٹ، 1973 (ایکٹ 1، سال 1973) کے تحت 'فیملی یونٹ' کی تعریف کے مطابق، بڑے بیٹے اور بڑی بیٹیاں خاندانی یونٹ کے ممبر نہیں ہیں بلکہ انہیں الگ الگ افراد کے طور پر مانا جاتا ہے۔ نتیجتاً، اگر کوئی بڑا بیٹا یا تو علیحدہ جائیداد کے طور پر یا مشترکہ خاندان میں حصہ دار کے طور پر زمین کا مالک ہے، تو اس طرح کی زمین پر حد کا اطلاق ہوتا ہے، اور والد کے خاندان کی حد کا اطلاق کرنے کے لیے اسے مد نظر نہیں رکھا جاتا ہے۔ نمائندگی موصول ہوئی ہے کہ اس قانون کے نفاذ کے نتیجے میں مسلمانوں اور عیسائیوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ ان برادریوں میں مشترکہ خاندانوں کا کوئی نظام نہیں ہے اور یہاں تک کہ ان برادریوں میں بڑے بیٹوں کا بھی باپ کی عمر کے دوران آبائی جائیداد میں حصہ نہیں ہے جیسا کہ مشترکہ ہندو خاندانوں کے معاملے میں ہوتا ہے۔ اس لیے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس مشکل کو دور کرنے اور تمام برادریوں پر ان کے ذاتی قوانین سے قطع نظر ایکٹ کو شامل کرنے کو مساوی بنانے کے لیے ایکٹ میں مناسب ترمیم کی جائے۔"

ہمارے خیال میں، دفعہ 4A کا اثر مندرجہ ذیل ہے۔ اگر خاندانی اکائی کے اراکین (یعنی اعلان کنندہ، اس کے شریک حیات اور نابالغ بچے) کی ملکیت والی زمین کی حد چھت کے رقبے سے زیادہ ہے، اگر اعلان کنندہ کا نوٹیفائی شدہ تاریخ یعنی 1.1.1975 پر بڑا بیٹا ہے، تو- اگر بڑا بیٹا کسی زرعی زمین کا مالک نہیں ہے- تو اس کے والدین (اعلان کنندہ) کی خاندانی اکائی چھت کے رقبے کی اضافی اکائی کے فائدے کا حقدار ہوگی۔ اگر بڑا بیٹا

زمین کامالک ہے، چھت کے رقبے کے اندر، لیکن ایک حد (جیسے) 0.40 یونٹس تک، تو والدین (اعلان کنندہ) کی خاندانی اکائی کو چھت کے رقبے کے اضافی 0.60 یونٹ کا فائدہ ملے گا۔ وسیع پیمانے پر، یہ وہ طریقہ ہے جس میں دفعہ 4A کی شرائط کام کرتی ہیں۔

لیکن ہمارے سامنے درخواست گزار والدین نہیں بلکہ بڑا بیٹا ہے۔ وہ اس دفعہ کو الٹے انداز میں لاگو کرنے کی کوشش کر رہا ہے جیسا کہ ایس پانڈیا بنام ریاست آندھرا پردیش، (1979) 1 اے پی ایل جے 9 میں جائز قرار دیا گیا تھا۔ اس معاملے میں کوئی شک نہیں کہ درخواست گزار کی حمایت کرتا ہے۔ وہاں والدین کے خاندانی یونٹ کے پاس اضافی زمین نہیں تھی، لیکن بڑے بیٹے کے پاس اضافی زمین تھی۔ جج نے دفعہ 4A کی تشریح اس طرح کے معاملے پر لاگو ہونے کے قابل پر کی اور فیصلہ دیا کہ چونکہ بڑے بیٹے کی زیادتی والدین کی کمی سے کم ہے، اس لیے بڑے بیٹے کو اپنی اضافی زمین حوالے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

لیکن قابل سنگل جج کے مذکورہ فیصلے کو پی کے آر راجو بنام ریاست آندھرا پردیش، (1980) 1 اے پی ایل جے 307 میں مسترد کر دیا گیا۔ ڈویژن بنچ نے دفعہ 4A (صفحہ 310 پر) کی وضاحت اس طرح کی:

> "ہمارے خیال میں، مذکورہ بالا دفعہ کے مواد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مقننہ نے مثبت طور پر اس فرد کو فائدہ پہنچایا جو والدین ہے اور اگر بڑے بیٹے کی ملکیت میں کوئی کمی ہو تو یہ اضافہ والدین کی ملکیت میں ہے۔

بنچ نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ جہاں تک اس کے برعکس مقدمے کا تعلق ہے (یعنی، جہاں بڑے بیٹے کی ضرورت سے زیادہ ہے اور والدین کی خاندانی اکائی زیادہ نہیں ہے)، یہ دفعہ 4A کے تحت نہیں آتا ہے اور اس کا مشاہدہ مندرجہ ذیل ہے:

"یہ صرف الٹا معاملہ ہے جو نہ صرف دفعہ کے مواد سے بلکہ اس

مقصد سے بھی نمایاں ہے جس کے ساتھ اسے نافذ کیا گیا ہے۔

فاضل سنگل جج کے ذریعے طے کیے گئے پانڈیا کے معاملے میں، یہ پایا گیا کہ بڑے بیٹے کے خاندانی یونٹ کے پاس اضافی 0.2668 خاندانی ملکیت تھی اور یہ پایا گیا کہ اسے اضافی رقم واپس کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس کی ماں کے خاندانی یونٹ میں 0.2668 سے زیادہ کی کمی تھی۔ گنتی کے اس طریقہ کو پی کے آر راجو کے معاملے میں ڈویژن بنچ نے قبول نہیں کیا تھا کیونکہ یہ دفعہ 4A کے مواد میں نہیں آتا تھا۔

ہمارے خیال میں پی کے آر راجو کے معاملے میں ڈویژن بنچ کا فیصلہ درست ہے اور پانڈیا کے معاملے میں قابل سنگل جج کے فیصلے کو درست طریقے سے مسترد کر دیا گیا۔

موجودہ حکم نامے میں، عدالت عالیہ نے ڈویژن بنچ کے فیصلے کو لاگو کیا اور فیصلہ دیا کہ اعلان کنندہ، بڑا بیٹا، جو حد سے زیادہ ہے، اضافی زمین کو حوالے کرنے سے انکار نہیں کر سکتا اور وہ اپنی ماں کے قبضے میں کمی کے خلاف اپنی حد سے زیادہ رقم جمع نہیں کر سکتا، اس لیے ہمیں عدالت عالیہ کے فیصلے میں کوئی غلطی نظر نہیں آتی۔

خصوصی اجازت کی درخواست مسترد کر دی جاتی ہے۔

آر۔ پی۔ **درخواست مسترد کر دی گئی۔**

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24